Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۱ جمادی الاوّل ۱۳۹۷ھ ۳۰ شہادت ۱۳۵۶ہش ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء | نمبر ۹۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ شخص جو خدا کے حضور میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے

فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں. اس سورۃ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس پر خوب غور کرنا چاہیئے

"اِنسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچّہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبّت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح نماز میں تضرّع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور میں گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اُس نے ایمان کا حظ نہیں اُٹھایا جس نے نماز میں لذّت نہیں پائی۔ نماز ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مُرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضورِ الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو، نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔

فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے۔ یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھولنے سے سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے اِس لئے سورہ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس دعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ سائلِ کامل اور محتاجِ مطلق کی صورت بنا رہے جیسے ایک فقیر سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسروں کو رحم دلاتا ہے۔ اسی طرح سے چاہیئے کہ پوری تضرّع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرضِ حال کرے۔ پس جب تک نماز میں تضرّع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذّت کہاں!"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

ضعفِ دماغ کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۳۰ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

کل بھی بخار تھا اور غنودگی رہی۔ کمزوری اور نقاہت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۹ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ناسازیٔ طبع کے باعث نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی چند آیات کی روشنی میں بتایا کہ خدا تعالیٰ کے بے پایاں احسانات میں سے ایک خاص احسان یہ ہے کہ اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے ایک مامور پر ایمان لانے کی توفیق بخشی لیکن یہ ایمان چند ذمّہ داریاں بھی ہم پر عائد کرتا ہے جنہیں ادا کئے بغیر ہمارا ایمان بارآور نہیں ہو سکتا۔ ایمان کا ایک ضروری تقاضا یہ ہے کہ ہم ہر قسم کے شرک سے بیزار ہوں اور توحیدِ خالص پر قائم ہوں لیکن ایسا نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم پوری طرح نماز کے پابند نہ ہو جائیں اور نماز کی ادائیگی میں سستی اور کسل سے بچنے کا ذریعہ یہ ہے کہ ہم نمازوں میں دعائیں کرنے کو اپنا شعار بنائیں۔ متاعِ ایمان کی حفاظت اور مخلصانہ رُوح پیدا کرنے کے لئے ایسا کرنا از حد ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔

خطبہ ثانیہ میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے مطابق ملک کی سلامتی اور استحکام کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ شہادت ۱۳۵۶ ہش
۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء

ذکرِ الٰہی اور اُس کی علّتِ غائی

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی فلاح و نجاح کے لئے ایمان اور اعمالِ صالحہ کے بعد جس چیز پر سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ ذکرِ الٰہی کی کثرت ہے۔ جملہ معروف عبادات مثلاً نماز روزہ اور حج وغیرہ از اوّل تا آخر ذکرِ الٰہی پر ہی مشتمل ہیں لیکن فلاح و نجاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے محض ان عبادات کی بجاآوری کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ ضروری قرار دیا ہے کہ انکی بجاآوری کے بعد انسان حتی الوسع و الطاقت ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر فرض عبادت کے بعد کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنے کا حکم دیا ہے اور اِس طرح اِس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ان عبادات کا لازمی نتیجہ یا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ ان عبادات کو بجالانے والے باقی اوقات میں بھی ذکرِ الٰہی کی طرف متوجہ رہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نماز کے تعلق میں فرماتا ہے:۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ۔ (النساء آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ جب تم نماز ادا کر چکو (تو اس کے بعد بھی) کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے (یعنی ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے رہو۔

اِسی طرح رمضان کے روزوں اور حج کے احکامات کے معاً بعد بکثرت ذکرِ الٰہی کرنے اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کا ذکر موجود ہے۔ اِس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ اے مومنو! اگر تم کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہو گے تو حقیقی فلاح تمہارے لئے مقدر کر دی جائے گی جیسا کہ فرمایا:۔

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (الجمعہ آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ اور اللہ کو بڑی کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

اِس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے ذکرِ الٰہی سے غفلت کو بہت بڑے خسارے اور نقصان سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

(المنٰفقون آیت ۱۰)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو کہیں تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہیں ذکرِ الٰہی سے غافل نہ کر دے (یاد رکھو) جو بھی ایسا کریں گے وہ خسارہ میں رہیں گے۔

اور پھر اُس خسارہ کی وضاحت کرتے ہوئے اِسی تعلق میں ایک اَور جگہ مزید فرمایا:۔

وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّہٖ یَسْلُکْہُ عَذَابًا صَعَدًا ○

(الجن آیت ۱۸)

یعنی جو شخص بھی اپنے ربّ کے ذکر سے اعراض کرتا ہے تو خدا اس کو ایسے عذاب میں مبتلا کرتا ہے جو بڑھتا ہی جاتا ہے۔

لیکن یہ امر جاننا ضروری ہے کہ ذکرِ الٰہی سے اصل مراد کیا ہے؟ ذکر کا لفظ اپنے لغوی معنوں کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح، اُس کی کبریائی اور تحمید و تمجید کے مخصوص کلمات کو زبان سے بار بار دُہرانے پر دلالت کرتا ہے۔ اِس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے دِل اور زبان سے تسبیح و تحمید کے الفاظ کو بار بار دہرانا اور بکثرت اس میں مشغول رہنا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر ذکر کا مفہوم پورا نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی ایسا شخص ذکر کرنے والا شمار ہو سکتا ہے۔ تسبیح و تحمید کے کلمات کو دل اور زبان سے بار بار دہرانے اور دہراتے چلے جانے کی اپنی ایک اہمیت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن خود قرآن مجید کی رُو سے ذکرِ الٰہی محض دل یا زبان سے تسبیح و تحمید کے کلمات کو بار بار ادا کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ ان کلمات کو ایسے رنگ میں بہ تکرار دہرانا ضروری ہے کہ جس سے وہ غرض پوری ہو جس کے پیشِ نظر بکثرت ذکرِ الٰہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے محض اللہ کو یاد کرنے اور اس کا کثرت سے ذکر کرنے ہی کا حکم نہیں دیا ہے بلکہ اس ضمن میں فرمایا یہ ہے کہ:۔

فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا ؕ (البقرہ آیت ۱۰۲)

ترجمہ:۔ اپنے باپ دادوں کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کرو بلکہ اس سے بھی زیادہ دلبستگی کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو۔

اِس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بکثرت ذکرِ الٰہی کرنے کا حکم دینے کے ساتھ ساتھ اسکی علّتِ غائی بھی بیان فرما دی ہے اور وہ یہ ہے کہ اِس رنگ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور اسے یاد کرنا ضروری ہے کہ جس کے نتیجہ میں انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبّت پیدا ہو جائے۔ جب تک انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبّتِ ذاتی کے وصف سے متصف نہ ہو ذکرِ الٰہی کا حق ادا نہیں ہوتا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مذکورہ بالا آیۂ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے حقوق کے دو ہی حصّے رکھے ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اِس پر بہت کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح پر تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس جگہ دو رمز ہیں ایک تو ذکر اللہ کو ذکر آباء سے تشبیہہ دی ہے اس میں یہ سِرّ ہے کہ آباء کی محبّت ذاتی اور فطری محبّت ہوتی ہے۔ دیکھو بچّہ کو جب ماں مارتی ہے وہ اُس وقت بھی ماں ماں ہی پکارتا ہے۔ گویا اِس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو ایسی تعلیم دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے فطری محبّت کا تعلق پیدا کرے۔ اس محبّت کے بعد اطاعت امر اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصلی مقام معرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہیئے یعنی اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبّت پیدا ہو جاوے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۸)

قطعات

عشق سے معمور ہونا چاہیئے
رُوکشِ بلّور ہونا چاہیئے
دیجئے کیا قلبِ مومن کی مثال
اِک مجسّم نُور ہونا چاہیئے

یہی میراث ہے اہلِ جنوں کی
سکوں ناآشنا، اندوہگیں دِل
اگر یہ راز پوشیدہ ہے دل سے
رموزِ عشق سے واقف نہیں دِل

جنہیں کہتے ہیں مردانِ صفا کیش
سُنا ہے مَیں نے یہ اُن کی زبانی
عمل کیا ہے ___ نویدِ فتح و نصرت
دُعا کیا ہے ___ کلیدِ کامرانی

(ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت سے بھری ہوئی یادِ خدا کا نام نماز ہے

(مسیح موعود)

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان۔ بلاک وی ر ۷) ڈیرہ غازیخاں

انسان کا مقصد حیات تو اللہ تعالیٰ کی تلاش اور اس کی بندگی ہے۔ دنیا کی کل نعمتیں اس کے لئے ہیں لیکن وہ صرف خدا کے لئے ہے دنیا سے اس کا تعلق صرف اس قدر ہے کہ وہ اس سے اپنی ضروریات پوری کرے اور اپنے آپ کو خدا کی معرفت حاصل کرنے اور اس کے حکموں پر چلنے کے قابل بنائے۔ بندے کا خدا تعالیٰ پر ایمان ایک عہد ہے کہ تیرے سوا میرا کوئی معبود۔ مسجود اور مطلوب نہیں میں تیری مناجات کروں گا اور تجھے ہی قبلۂ حاجات بناؤں گا۔ اللہ تعالیٰ بھی بندے سے فرماتا ہے کہ اگر تم مجھے یاد کرو گے تو میں بھی تمہیں یاد کروں گا "فاذکرونی اذکرکم" لہٰذا سب سے عمدہ صورت اس کی یاد کی تو نماز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ محبت سے بھری ہوئی یادِ خدا کا نام نماز ہے۔ اس میں تمام ادب نیازمندی آجاتے ہیں۔ یہ خدا تک لے جانے والی گاڑی ہے اگر سواری نہ ہو تو وہاں پہنچے گا کیسے؟ آخر خدا تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کی رسائی اتنی سہل نہیں ؎

صد ہزاران فرسنگے در کوئے یار
دست پُر خار و بلاکش صد ہزار
ہست دیں۔ تخم فنا را کاشتن
از سرِ ہستی قدم برداشتن

نماز مومن کا معراج ہے۔ اسی کے ذریعہ سے اُسے عروج ملتا ہے ناسوتی سے ملکوتی بن جاتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو نفس امّارہ کی گرفت میں آجاتا ہے اور گرتے گرتے اسفل السافلین میں پہنچ جاتا ہے۔ پس نماز کی سب حالتوں سے زیادہ خدا کو سجدہ بہت پیارا ہے۔ اسی وجہ سے اس نے اسے دو دفعہ رکھدیا ہے۔ سجدہ کی حالت ہی میں انسان خدا سے زیادہ قریب ہو جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب قرب مل جائے تو انسان اپنی باتیں بھی آسانی سے سنا سکتا ہے اور قرب کی وجہ سے اس کی پذیرائی بھی ہو جاتی ہے۔ پس سب عبادتوں کا خلاصہ تو نماز ہے۔ اگر نماز نہیں تو عبادت بھی نہیں۔ نماز تو خدا کا حق ہے۔ جو بندے کے ذمہ ہے۔ اگر وہ یہ حق ادا نہیں کرتا تو اس کی اطاعت سے نکل جانے والا ہے باغی ہے۔ یاد رکھیئے کہ نماز دوسری عبادتوں کی طرح مشروط نہیں یہ غیر مشروط ہے اسے ہر حالت میں ادا کرنا ہے۔ صحت ہو بیماری ہو۔ سفر ہو حضر ہو۔ اس میں چھوٹ نہیں۔ اسی کے لئے تو قرآن پاک میں تین سو بار تاکیدی احکام آئے ہیں۔ اگر پھر بھی بندہ نماز کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ سزا اور عتاب کا مستحق ہے۔ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ جنتی دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ تم کو کیا چیز دوزخ میں لے گئی۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز ادا نہیں کیا کرتے تھے اور یہی چیز ہمیں دوزخ کا مستحق بنا گئی۔ پھر یہ بھی آیا ہے کہ نماز کا ترک کر دینا بندہ کو کافر بنا دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز میں پکے رہو جو مسلمان ہو کر نماز ادا نہیں کرتا وہ بے ایمان ہے انسان تو یہی چاہتا ہے کہ اس کا ایمان سلامت رہے اور اس کا انجام بخیر ہو۔ لیکن جو نماز نہیں پڑھتا اس کا خاتمہ ایمان پر کیسے ہو گا۔ پس یہ کتنا نقصان عظیم ہے جو وہ اٹھاتا ہے۔ اس کی زندگی جو صرف عمل تھی۔ اکارت گئی۔ اس سے بہتر تھا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ غرض جس کا نفس نماز پڑھنے کی تکلیف برداشت نہیں کرتا۔ وہ شیطان کے قبضہ میں ہے۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ

اور جو شیطان کے قبضہ میں ہو اُسے ہدایت کا راستہ کیسے مل سکتا ہے۔ وہ تو اسے ہلاکت تک پہنچائے گا۔ وہ گم گشتہ راہ ہے پس اپنا محاسبہ کرو اور دیکھو کہ نماز ہم پر بھاری تو نہیں اگر بھاری ہے۔ تو سمجھ لو کہ شیطان ہم پر غالب آگیا ہے۔ اسی کا فکر کرو۔ ورنہ یہ بیماری بڑھتے بڑھتے خدا سے دور لے جائے گی پس ایسی حالت پیدا کرنے کی کوشش کرو کہ اگر ایک نماز بھی چلی جائے تو تمہیں اتنا افسوس ہو کہ ہم ایک ناقابل معافی جرم سرزد ہو گیا ہے اور تمہیں کسی پہلو بھی قرار نہ آئے۔ ندامت اور شرمندگی طاری رہے اگر یہ حالت پیدا نہیں ہوتی تو سمجھ لینا چاہیئے کہ تمہارا نفس مسلمان نہیں۔ رومی نے سچ کہا ہے ؎

زندگی بے بندگی شرمندگی

پس اللہ تعالیٰ کی جنت تو مشکلات سے گھری ہوئی ہے۔ اس میں داخلہ آسان نہیں۔ بے حد مشکل ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ پل صراط سے گذر کر وہاں جانا پڑتا ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ جب تک نفس کا اونٹ مجاہدات سے پتلا ہو کر سوئی کے ناکے سے نہ گذر جائے۔ جنت میں داخل ممکن نہیں۔ جنت کے دروازے تو اللہ تعالیٰ نے تنگ بنائے ہیں۔ اس میں وہی داخل ہو سکتا ہے جو اپنے نفس کو مجاہدات سے باریک کرے اور ہر قسم کی میل کچیل سے پاک ہو جائے پس دل کی پاکیزگی کے لئے مجاہدات کی ضرورت ہے اور جسمانی مجاہدہ کی صورت تو نماز میں رکھی ہے ہر روز کم از کم پانچ وقت کا مجاہدہ۔ اگر اتنا مجاہدہ بھی اس پر گراں ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے نفس کا تزکیہ ممکن نہیں۔ پھر اس کے تزکیہ کے لئے خدا تعالیٰ کوئی اور صورت کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دنیا میں دو قسم کی تکالیف ہوتی ہیں۔ ایک تکالیف شرعیہ ہیں اور دوسری تکالیف سماویہ۔ تکالیف شرعیہ تو نماز۔ روزہ اور حج ہیں کہ ان کے لئے انسان خود تکالیف اٹھاتا ہے۔ نماز کے لئے پانچ وقت مسجد جاتا ہے کام چھوڑتا ہے۔ وضو کرتا ہے روزہ کی صورت میں سارا دن بھوکا رہتا ہے۔ نفس پر جبر کرتا ہے اور حج کے لئے سفر کی صعوبتیں اٹھاتا ہے وغیرہ۔ چونکہ انسان تعبدِ ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے یہ عبد بنے گا۔ چاہے تکالیف شرعیہ اٹھا کر عبد بن جائے۔ چاہے تکالیف سماویہ برداشت کر کے عبد بنے لیکن یاد رکھو کہ تکالیف سماویہ بہت سخت ہوتی ہے۔ جب آسمان سے پڑتی ہیں تو انسان کی کمر توڑ دیتی ہیں۔ کبھی تو یہ بیماری کے رنگ میں آتی ہیں کہ انسان کو عاجز اور لاغر کر دیتی ہیں۔ نہ زندوں میں اور نہ مردوں میں۔ کبھی یہ اتلافِ جان کی صورت میں کہ عزیزو اقارب میں سے کسی کی اچانک اور بے وقت موت۔ کبھی مقدمہ بازی اور رسوائی کے رنگ میں کہ مال بھی برباد اور عزت بھی برباد اور کبھی مالی نقصان کی صورت میں کہ انسان پیسے پیسے کا محتاج ہو جاتا ہے۔ پس یہ تکالیف انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنے کے لئے آتی تھیں۔ پھر وہ خدا کو پہچانتا اور اس کی طرف رُخ کرتا ہے اور اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگتا ہے۔ اور یہ تکالیف اس کے لئے کفارہ کا کام دیتی ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ تکالیف سماویہ بہت ہی کڑی ہوتی ہیں اور انسان انکو برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن مجبوراً ان سے گذرنا پڑتا ہے پس تکالیف شرعیہ خوشی سے برداشت کر لو کہ اسی میں بھلائی ہے اسی میں خیر ہے۔ جو خود بخود چلتا ہے اس کا مالک اس سے پیار کرتا ہے۔ اس کی خبر گیری کرتا ہے اور جو خود بخود نہیں چلتا اس پر ڈنڈے پڑتے ہیں اگر پھر بھی سیدھا نہ ہو تو قصاب کے حوالے کر دیا جاتا ہے یہی حال فرمانبردار اور بے فرمان بندے کا ہے۔

پس نماز جرمانہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ملنے اور اس سے انعامات حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ وہ پانچ وقت اپنے دربار میں بلاتا ہے کہ میری طرف آؤ فلاح کے لئے آؤ۔ میں رحمت کے خزانے لٹانے لگا ہوں۔ آؤ اور جھولیاں بھر لو۔ کریم جب بلاتا ہے تو انتظار بھی کرتا ہے۔ دروازہ بھی کھولتا ہے۔ اور جھولیاں بھر دیتا ہے بدنصیب ہے وہ شخص جو اس کی طرف نہیں جاتا۔ بلکہ اپنے نفس کے آرام کو مقدم رکھتا ہے۔ اس کی محرومی قابل ماتم ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان تو اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ اس سے محبت کرے گا۔ اس کے حکموں پر چلے گا کیونکہ اطاعت اور عبادت بغیر محبت کے بے معنی چیز ہے۔ پس محبت کی علامت تو بندگی اور نیاز ہے۔ اگر نیاز اور بندگی نہیں تو ایمان بھی نہیں۔ نیاز بندگی کا دوسرا نام نماز ہے۔ پس محبت ہو تو سب تکالیف آسان ہیں بلکہ لذت اور سرور کا باعث ہیں ؎

از محبت تلخ ہا شیریں شود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجبوب کے حکم کی بجا آوری تو اصل دین و ایمان ہے محبوب اگر پانچ بار اپنی دربار میں ملاقات کے لئے بلاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اگر دس بار باریابی کا موقعہ ملے تو نہیں حاضر ہوں اور یہ صحیح ہے کہ اگر خدا مل جائے تو انسان کو اور کیا چاہیئے۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگر جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگر تمام وجود کھونے سے ملے۔ اگر رکوع۔ سجود اور قیام سے خدا مل جاتا ہے تو اس سے سستا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے خدا سے پیار کرنے والوں کو بہت سے مجاہدات سے گذرنا پڑتا تھا اور رسول چلے کاٹنے پڑتے تھے تب جا کر خدا ملتا تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کے لئے تو اللہ تعالیٰ قریب آگیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں تمہارے قریب ہوں۔ تقویٰ اختیار کرو۔ تھوڑی سی کوشش کرو اور مجھے پالو۔ تارک الدنیا ہونے کی ضرورت نہیں جنگلوں میں دشت نوردی کی ضرورت نہیں صرف اخلاص کی ضرورت ہے۔ دنیا کو ترک کرنے کی ضرورت نہیں صرف دین کو مقدم کر لو اس کی راہ میں اپنا مال بھی دو اور اپنا سر نیاز جھکا دو تو وہ ملے گا اور تم کو ابرار اخیار میں شامل کر دے گا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کو صحابہ کا درجہ دیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے سچ کہا تھا ؎

لے جاتے در پہ یار کے وہ بال و پر کہاں
دیکھے جمال یار وہ ایسی نظر کہاں
سجدہ کا حکم دے کے مجھے تاجور کیا
میری جبیں کہاں ہے ترا سنگ در کہاں

لیکن اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ نماز تو با جماعت نماز ادا کرنے کا نام ہے علیحدہ نماز کسی شرعی عذر کے نماز نہیں ایسا نمازی "تارک الصلوٰۃ" ہے۔ پس مسجدوں میں جا کر نماز با جماعت ادا کرو تا مسجدیں بھی تمہاری حاضری کی شہادت دیں کہ تم خدا کے سچے عبد تھے۔ وہ مسجدیں گواہی بھی شہادت دیں کہ تمہیں اس کی تلاش تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آنے جانے والے راستے بھی گواہی دیں کہ تم خدا کی آواز سنکر تمام دنیاوی کام چھوڑ کر خدا کے گھر کی طرف جاتے تھے اور اس کی حاضری دیتے تھے خدا کو وہ قدم بھی پیارے ہیں جو تم اس کی راہ میں اٹھاتے تھے وہ سجدے بھی عزیز ہیں جو اس کے لئے گذارتے تھے۔ وہ قیام بھی عزیز ہیں جو اس کی دربار میں جا کر دست بستہ کھڑے ہوتے تھے وہ قدردان ہے شکور، حلیم ہے اور بڑھ چڑھ کر بدلہ دینے والا ہے وہ بندہ نواز ہے اور نوازنا اس کا کام ہے اس کی رحمت بے حساب ہے اور اسکے انعامات بھی بے حساب ہیں وہ اس اخلاص کو دیکھکر بندے کی تمام لغزشوں اور گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور پھر نہ کہ شرمندہ بھی نہیں کرتا بلکہ وہ اتنا کریم ہے کہ سابقہ سیئات کو حسنات سے بدل دیتا ہے اور ان کو نیکیاں شمار کر لیتا ہے۔ بتاؤ کہ ایسے کریم سے منہ موڑنا اور اس کو بھول جانا۔ کہاں کی دانشمندی ہے۔ پس خوشی سے تکالیف شرعیہ برداشت کرو تاکہ تم سے تکالیف سماویہ اٹھ جائیں کیونکہ جب خدا کی معیت مل جائے تو تکالیف کا نزول کیسے ہو سکتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ
اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ
مُّحْسِنُوْنَ۔

اور اگر کسی قسم کی آزمائش مقدر بھی ہو تو وہ بلائے حسنہ بنا دے۔ خدا کرے کہ ہم اس کے آستانہ پر ہمیشہ سر بسجود رہیں۔ آمین۔

پنشنرز خدمتِ دین کیلئے اپنے آپکو پیش کریں

محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی)

اسلام نے بچپن سے لیکر زندگی آخری سانس تک کسی شخص کو بھی بیکار رہنے نہیں دیا بلکہ ہر عمر کے لحاظ سے ایسے احکام دئے ہیں جن پر عمل کیا اور کرایا جا سکتا ہے مثلاً ننھا بچہ اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے کہ کوئی اس سے بات کرے جس وجہ سے وہ خوش ہو کر ہنستا ہے اس کا دل بہلتا ہے اور صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ اس عمر میں بھی اس کے کانوں میں پڑی ہوئی بعض باتیں اس کو یاد ہو جاتی ہیں اور بڑی عمر میں کئی بچپن کی باتیں بتا دیتا ہے۔ اور جب ہوش سنبھالتا ہے تو پھر ایک منٹ بھی وہ ضائع کرنا پسند نہیں کرتا۔ کبھی کہانیاں پڑھنے یا سننے کا شوق اور کھیل کود میں منہمک غرض کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتا ہے ورنہ اس کی صحت پر بھی برا اثر پڑ جائے گا۔ اور بیکاری کے نتیجہ میں کاہل سست اور کم ہمت اور جلدی تھک جانے والا ہو جائے گا۔ لیکن ہر وقت کاموں میں مصروف رہنے والا زیادہ کام کر سکتا ہے اور اسکی صحت بھی اچھی رہتی ہے پھر جب آدمی ملازمت، تجارت یا اور کسی کام میں مصروف رہنے کے بعد بڑی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو اگرچہ وہ جوانوں کی طرح مستعدی اور زیادہ کام نہیں کر سکتا تاہم اس کو بیکار ہرگز نہیں رہنا چاہیئے اپنی وسعت استطاعت اور قوت کے موافق کوئی نہ کوئی کام کرتے رہنا چاہیئے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"دنیا کا تجربہ یہ ہے کہ پنشن لینے کے بعد جو شخص کام نہیں کرتا وہ ناکارہ ہو جاتا ہے۔ نکمے رہنے سے عمریں کم ہو جاتی ہیں"

(خطبہ جمعہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء الفضل جلد ۲۳ نمبر ۱۶۶)

اندریں حالات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عزیز جماعت کے پنشنرز حضرات سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

"میں تحریک کرتا ہوں کہ بیسیوں آدمی جو پنشن لیتے ہیں اور گھروں میں بیٹھے ہیں خدا نے انہیں موقع دیا ہے کہ چھوٹی سرکار پنشن لیں اور بڑی سرکار کا کام کریں یعنی دین کی خدمت کریں بیسیوں ایسے لوگ ہیں جو پنشن لیتے ہیں اور جنہیں اپنے گھروں میں کوئی کام نہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں تا ان سکیموں کے سلسلہ میں ان سے کام لیا جائے یا جو مناسب ہو انہیں نگرانی کا کام سپرد کیا جائے ورنہ اگر نگرانی کا کام دبا گیا تو عملی رنگ میں نتیجہ اچھا نہ نکل سکے گا۔"

خطبہ جمعہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء

مزید فرمایا "ان کاموں کے لئے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جنہیں کچھ تجربہ بھی ہو صحت بھی اچھی ہو اور جن میں سعی کی طاقت ہو" (خطبہ جمعہ مذکور)

"جو لوگ پنشنر ہیں ساری عمر انہوں نے دنیا کے کاموں میں گذار دی ہے اب کیوں وہ اس کام کو اختیار نہیں کرتے جس کے کرنے سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ ۔ ۔ تا مرنے کے بعد وہ خدا تعالیٰ سے کہہ سکیں کہ اے خدا ہمیں اپنی زندگی میں جو وقت فرصت کا ملا اسے ہم نے تیرے دین کے لئے وقف کر دیا تھا اس سے زیادہ کسی انسان کی خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ بغیر قربانی کے اسے ثواب مل جائے"

(الفضل جلد ۲۳ نمبر ۱۶۶)

خدا تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

خدام امتحانات تعلیم کیلئے ابھی سے تیاری کریں۔

(معتمد تعلیم)

تحریک جدید کے معاونین خصوصی میں اضافہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء پر تحریک جدید کے مخلصین نے یہ معلوم کر کے کہ تحریک جدید کی مالی ذمہ داریوں میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے اپنے وعدوں میں بھی غیر معمولی اضافہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ متعدد اقساط بغرض دعا ہدیہ قارئین کی جا چکی ہیں۔

دو مخلصین کے نام بطور تازہ قسط کے درج ذیل ہیں

روپے
۱۔ مکرم ڈاکٹر چوہدری عبداللطیف صاحب ایم بی بی ایس سرگودھا ... ۱۰۰۰
۲۔ مکرم ڈاکٹر مشہود احمد خان صاحب راولپنڈی ... ۱۰۰۰

احباب کرام ان کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۲)

مکرم چوہدری شمیم پرویز صاحب	جھنگ صدر	۱۰—۰۰
" میاں شریف احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
" " رفیق احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
" اختر احمد صاحب چیمہ	"	۱۰—۰۰
محترمہ سیدہ مسعودہ پروین صاحبہ اہلیہ سید عبید اللہ صاحب	چک جھمرہ	۱۰—۰۰
مکرم فضل حسین صاحب	چونترہ	۱۲۰—۰۰
" محمود احمد مولود احمد ڈیرہ ڈوگراں	چوہڑکانہ	۱۰—۰۰
" کبیر احمد ابن بابو محمود احمد صاحب	حیدرآباد	۱۰—۰۰
" رانا عطاء اللہ صاحب	"	۱۰—۰۰
" چوہدری نعمت اللہ صاحب	"	۱۱—۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری نعمت اللہ صاحب	"	۲۴—۰۰
مکرم سید محمد احمد صاحب مرحوم	"	۱۰۰—۰۰
" محمود احمد صاحب	"	۱۰۰—۰۰
محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ	"	۵۰—۰۰
مکرم سید محمد احمد صاحب پی۔ آئی۔ اے	"	۱۰۰—۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد رشید صاحب	"	۶۰—۰۰
مکرم نعمت اللہ صاحب جتوئی	"	۲۵—۰۰
" چوہدری محمد انور صاحب کاہلوں	"	۱۰۰—۰۰
" سعید احمد صاحب وکیل	"	۱۰—۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد اشرف صاحب ناصر مربی	"	۲۰—۰۰
" طاہرہ منصور صاحبہ	"	۴۰—۰۰
مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب	"	۳۵—۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ سید محمد احمد صاحب	"	۲۰—۰۰
" بیگم صاحبہ نعمت اللہ صاحب جتوئی	"	۱۰—۰۰
مکرم چوہدری محمد رشید صاحب انجنیئر	"	۴۰—۰۰
" کیپٹن حمید الدین صاحب باجوہ	خضدار	۵۰—۰۰
" شیخ محمد نعیم صاحب	دنیا پور	۲۵—۰۰
" آغا سرور صاحب	دوبئی	۲۰—۰۰
" محمود احمد صاحب ٹیلر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	دوحہ۔ قطر	۳۰۰—۰۰
" مرزا محمد صدیق صاحب	ڈسکہ	۱۰—۰۰
محترمہ امۃ الرشید صاحبہ بیگم شیخ محمد حنیف صاحب	ڈیرہ غازیخان	۴۰—۰۰
مکرم سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	"	۲۸—۰۰
" ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ نوری صاحب	راولپنڈی	۴۰—۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ شاہد نیازی صاحب	"	۲۵۰—۰۰
مکرم محمد یامین صاحب صدیقی	"	۲۰—۰۰
" ملک عبد الرب صاحب دارالرحمت غربی	ربوہ	۴۰—۰۰
محترمہ نصرت جبین صاحبہ	" "	۱۰—۰۰
" اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب سونگی دارالرحمت وسطی	"	۲۰—۰۰
" صفیہ بیگم صاحبہ	" "	۲۰—۰۰
" بیگم صاحبہ شیخ روشن دین صاحب مرحوم	" "	۱۰—۰۰
مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل	" "	۲۵—۰۰
" سیکرٹری صاحب مال دارالرحمت شرقی	"	۲۲۵—۱۰
محترمہ بشریٰ فاطمہ صاحبہ	" "	۱۰—۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ رحمت اللہ صاحب	دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰—
مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب چیمہ مرحوم (بذریعہ چوہدری صاحب مرحوم)	" "	۱۰۰—۰۰
" بشارت احمد صاحب	دارالصدر جنوبی "	۱۰—۰۰
" سعید احمد صاحب ظفر	" "	۱۵—۰۲
محترمہ امۃ الرشید بشریٰ صاحبہ	" "	۱۰
مکرم سیکرٹری مال صاحب	" "	۱۰—۰۰
محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ	دارالصدر شرقی "	۱۰—۰۰
" مبارکہ کھوکھر صاحبہ	دارالصدر غربی "	۱۰۰—۰۰
مکرم عبد الستار بدر صاحب	" "	۲۰—۰۰
محترمہ نسیم صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب	" "	۲۰—۰۰
مکرم امجد خان صاحب	دارالصدر "	۲۰—۰۰
" چوہدری ظفر ممتاز صاحب	دارالصدر شمالی "	۱۰۰—۰۰

(باقی)

اعلان دارالقضاء

محترمہ چراغ بی بی صاحبہ سکنہ تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم میر اللہ بخش صاحب تسنیم وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کے ذاتی کھاتہ صدر انجمن احمدیہ ۱۹۳/۲۸۷-۱۵۸ میں اس وقت مبلغ ۱۰۵۰/- روپے موجود ہیں۔ رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے پر دیگر ورثاء مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۱۰۵۰/- روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سیرت حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ

حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرۃ کے بارے میں احباب براہِ کرم اپنے تاثرات خاکسار کو ۸۔ ٹمپل روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

(خاکسار ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمدؑ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم مولوی عبد الحمید صاحب ۲۲ اپریل کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب صدر جماعت جھول کے بیٹے اور موصی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے اور ہم پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کا زمین سے متعلق ایک مقدمہ عدالت میں ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے محض اپنے فضل سے اس میں کامیاب کرے۔ آمین

(میاں غلام رسول سکنہ میرک ضلع ساہیوال)

(۲) میری اہلیہ محترمہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ بینائی جاتی رہی ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب بنائے اور بینائی بحال کر دے۔ آمین

(ملک محمد دین کارکن دفتر آبادی۔ ربوہ)

بچوں کے دانتوں کا گھن

بچوں کا سونے میں پیشاب نکل جانا

بچوں میں مٹی کھانے کی عادت وغیرہ سے

بچاؤ کے لئے مفید لٹریچر

مفت طلب فرمائیے

کیور ہیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

لاہور۔ کراچی۔ ربوہ فون ۱۰۶/۱۲۶

براہِ کرم انصار اللہ کے بجٹ کی تدریجی وصولی جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۱۱ امان ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۷۷ء میں مخلصین جماعت کو لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی کی تحریک فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"اب پھر ایک مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت اس طرف بھی توجہ کرے گی۔ ہر جماعت اپنے اپنے بجٹ سے زیادہ قربانیاں کرے گی۔"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۷۷ء)

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان ایام میں دعائیں کرتے ہوئے وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرما دیں۔ کوئی دوست ایسے نہ رہیں جن کی آمد پو شرح کے مطابق وصولی نہ ہو۔ وصول شدہ رقوم ۱۰ مئی کی دوپہر تک ربوہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو جانی چاہئیں۔ بعد میں وصول ہونے والی رقوم سال رواں میں محسوب نہیں ہونگی۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو اپنے سکولوں کے لئے ایم۔ایس سی کیمسٹری اور ایم۔ایس سی بیالوجی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بی ایڈ اور تعلیمی تجربہ والے اساتذہ کو ترجیح دی جائیگی۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں ایم۔ایس سی کی ڈگری کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ہمراہ ارسال فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ اضلاع سکھر کی دو صاحبزادیوں عزیزہ نصرت بیگم و عزیزہ زینت بیگم کا نکاح علی الترتیب مکرم فیروزدین صاحب سے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر اور مکرم رفیق احمد صاحب شاد سے تین ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۷۷ء کو بمقام دارالامان سکھر پڑھا اور دعا کرائی۔ بعد ازاں تقاریب رخصتانہ بھی اسی روز عمل میں آئیں۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دونوں رشتوں کے موجب خیر و برکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے برادر نسبتی عزیزم کمانڈر عبدالرشید تاج کا گزشتہ دنوں سوڈان کے ایک ہسپتال میں اپریشن ہوا جو بعد میں خراب ہو گیا۔ اب وہ لندن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(اکرام الدین۔ لندن)

۲۔ خاکسار کے بیٹے حافظ برہان محمد خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کو سائیکل ریس میں حادثہ پیش آگیا ہے جس کی وجہ سے ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بچے کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور جلد اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور کامیاب و بامراد زندگی بخشے۔ آمین۔

خاکسار فتح محمد خان
کلرک ضلعوار و صوبائی
سرگودھا

موصیان کرام توجہ فرمائیں

(۱) موصی اصحاب کی آسانی کے لئے اور انہیں پریشانی سے بچانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ریزولیوشن ۳۳ غ م ۶۹-۵-۲۷ میں یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی اپنی موجودالوقت تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت موجودالوقت ریٹ کے مطابق تشخیص کروا کے اور صدر انجمن احمدیہ سے منظور کروا کے اپنا حصہ جائیداد یکمشت یا ۸½ سال کے دوران بحصہ باقاعدہ مساوی اقساط کی صورت میں ادا کر سکتے ہیں تا وہ اپنی زندگی میں ہی مطمئن ہو جائیں کہ ان کی طرف سے ان کا حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔ ہاں اگر موصی باقاعدہ طور پر اقساط ادا نہ کریں تو یہ رعایت واپس لی جا سکتی ہے۔ ایسے موصی صاحبان ایسے تصفیہ کے بعد اگر کوئی نئی جائیداد پیدا کریں تو اس کے متعلق بھی انہیں ایسا ہی کرنا بموجب حکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام لازمی ہے۔

اس لئے سب موصی احباب کو تحریک کی جاتی ہے کہ انہیں اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر اپنے حصہ جائیداد کی ادائیگی کے متعلق اپنی زندگی میں ہی مطمئن ہو جانا چاہیئے۔

(۲) کسی موصی کی وفات کے بعد ان کے حصہ جائیداد کی وصولی کے بارہ میں صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۲۶ غ م ۶۸-۹-۱۲ میں یہ طریق مذکور ہے کہ:-

"صحیح طریق یہ ہے کہ ساری رقم ادا کریں یا پھر امانتاً دوسرے قبرستان میں دفن کریں۔ جب رقم ادا ہو جائے تو مقبرہ میں دفن کریں۔"

اس قاعدہ کی وجہ سے کسی مرحوم موصی کی بہشتی مقبرہ میں فوری تدفین میں جب روک پیدا ہوتی ہے تو اس کے ورثاء کو سخت صدمہ پہنچتا ہے اس لئے مناسب یہی ہے کہ مندرجہ بالا طریق پر عمل کر کے موصیان کرام اپنی زندگی میں ہی مطمئن ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کا انجام بخیر کرے اور دنیا و آخرت میں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

جائیداد کی خرید و فروخت

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیش نظر ایک رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔ ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس، مکانات اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہیں۔

احمد اسٹیٹس

پراپرٹی ڈیلر رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

تلاش گمشدہ

میرا بیٹا عزیز تنویر احمد متعلم جماعت پنجم عمر ۱۱½ سال مورخہ ۲۷-۴-۷۷ بروز بدھ صبح قریباً دس بجے گھر سے گیا اور تا حال واپس نہیں آیا اور نہ ہی اس کے بارہ میں ابھی کوئی سراغ مل رہا ہے کہ وہ کہاں ہے۔ عزیز کا حلیہ درج ذیل ہے:-

(۱) دبلا پتلا بدن (۲) دانتوں پر کیڑے کا اثر ہے (۳) رنگ گندمی (۴) قد چار فٹ۔

گھر سے نکلتے وقت مالٹے رنگ کی قمیص اور جانگیہ پہنا ہوا تھا اور پاؤں میں ہوائی چپل۔

اگر کسی کو عزیز کے بارہ میں کچھ علم ہو تو براہ مہربانی خاکسار کو مطلع فرمائیں یا اگر عزیز تنویر احمد خود یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر واپس آ جائے۔

راجہ محمد صادق
کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ

اعلان تعطیل

۲ مئی (بروز پیر) کو ملک بھر میں عام سرکاری تعطیل ہے لہٰذا اس روز حسب سابق الفضل شائع نہیں ہوگا۔

قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴